جلتی جھاڑی
سبق 2 جولائی 5 تا 11

"اور خُداوند نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں خوب دیکھی اور اُن کی فریاد جو بیگار لینے والوں کے سبب سے ہے سنی
اور میں اُن کے دُکھوں کو جانتا ہوں۔ اور میں اُترا ہوں کہ اُن کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اُس ملک سے نکال کر اُن کو ایک اچھے
اور وسیع ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے یعنی کنعانیون اور حتیوں اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے ملک میں
پہنچاؤں" (خروج 3: 7،8)۔

اسرائیل کے لوگوں کو آزاد کرانے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد، موسیٰ نے 40 سال صحرائے مدیان میں چرواہے کے طور پر گزارے۔ اس دوران، اگرچہ اُس نے خُدا کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کو جاری رکھا، لیکن اُس نے اسرائیل کے نجات دہندہ کے اپنے خیال کو ترک کر دیا۔

لیکن خُدا نے اس خیال کو ترک نہیں کیا تھا۔ موسیٰ خُدا کے لئے اب بھی چنا ہوا نجات دہندہ تھا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو دکھ کو کبھی نہیں بھولا تھا۔ اب وقت آگیا تھا کہ اسرائیل کو ان کی سخت غلامی سے نکالا جائے۔

بلاہٹ (خروج 3):

- جلتی ہوئی جھاڑی (خروج 3: 1۔6)
- خُدا کے احکامات (خروج 3: 7۔12)۔
- خُدا کا نام (خروج 3: 13۔22)۔

مشن کو پورا کرنا (خروج 4):

- بہانے اور مزید بہانے (خروج 4: 1۔17)۔
- مصر کو واپسی (خروج 4: 18۔31)۔

بڑا پیٹ

جلتی ہوئی جھاڑی

"اور خُداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک جھاڑی میں آگ لگی ہوئی ہے پر وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی" (خروج 3:2)۔

موسیٰ نے جو 40 سال کا عرصہ مدیان میں گزارا اُس کا خلاصہ یوں کیا جا سکتا ہے۔ اُس نے شادی کی، اُس کے دو بیٹے تھے اور اپنے سسر کے لئے چرواہے کے طور پر کام کیا۔ اُسی دوران اُس نے ایوب اور پیدائش کی کتابیں بھی تحریر کیں۔ ایوب اور پیدائش کی کتاب، جو نجات کے اہم موضوعات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن ایک لمحے میں سب کچھ بدل گیا۔

حورب (کوہ سینا) پر خُدا کا فرشتہ موسیٰ کو جلتی ہوئی جھاڑی میں ظاہر ہوا (خروج 3: 1۔3)۔ یہ فرشتہ کون تھا؟ خُدا خود (خروج 3:4)۔ مجسم ہونے سے پہلے، یسوع مسیح متعدد مواقع پر "یہوواہ کے فرشتے" کے طور پر ظاہر ہوا (پیدائش 22: 11۔17؛ قضاۃ 6: 11،16؛ 13: 17۔22؛ زکریاہ 3: 1۔2)۔

موسیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے، خُدا نے اپنے آپ کو ابرہام، اضحاق اور یعقوب کے خُدا کے طور پر پیش کیا۔ خیال واضح تھا: خُدا ان بزرگوں سے کیے گئے وعدے کو پورا کرنے اور اسرائیل کو کنعان کی سرزمین دینے کے لئے نازل ہوا تھا (پیدائش 12:7؛ 26:3؛ 48: 3۔4)۔

خُدا کے احکامات

"سواب آ میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں کہ تو میری قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے" (خروج 10:3)۔

خُدا خود کو ایک متحرک شخصیت کے طور پر پیش کرتا ہے، عملی فعل کا استعمال کرتا ہے: دیکھو، اُتریں اور نکالیں (خروج 3: 7۔8)۔

دیکھنا: خُدا دکھوں سے بے نیاز نہیں ہے۔ وہ خاص طور پر اپنے لوگوں کے ساتھ ہونے والے درد، اور ناانصافی کو دیکھتا ہے (2سلاطین 26:9)۔

نزول: خُدا ساکن نہیں رہتا۔ وہ ہمارے درمیان چلنے کے لئے نیچے آتا ہے۔ وہ انسانوں کے درمیان رہتا ہے (خروج 45:29؛ یوحنا 17،16:14)۔

نکالنا: خُدا اپنے وقت میں، ہمیں مصائب سے آزاد کرنے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کام کرتا ہے (یرمیاہ 11:29)

خُدا موسیٰ سے قطعی اقدامات کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ مصر جاؤ اور وہاں سے میرے لوگوں کو نکال لاؤ (خروج 12،10:3)۔ موسیٰ اس کام سے مکمل طور پر مغلوب ہو گیا۔ اب وہ اپنی طاقت استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُس کی سوچ تھی کہ وہ اب اس مشن کو پورا کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ وہ صرف یہ کہہ سکتا تھا میں کون ہوں؟ (خروج 11:3)۔

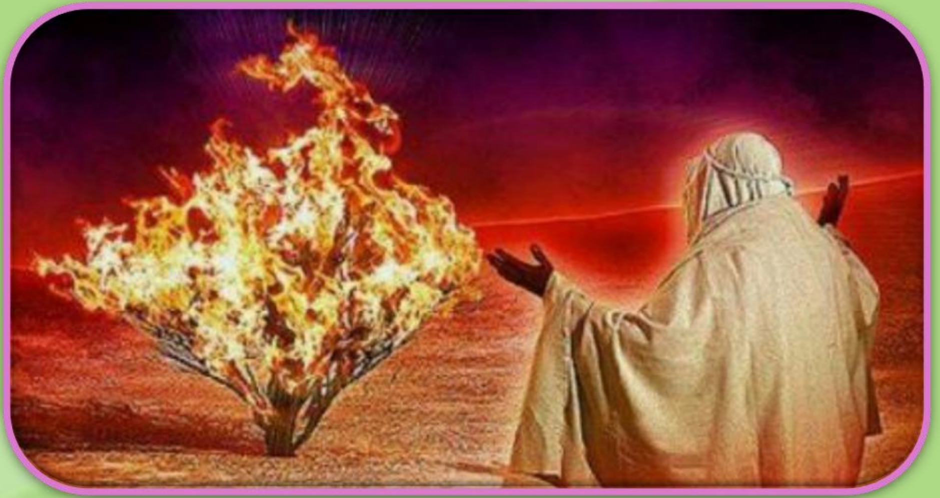

اُس کا غرور عاجزی میں بدل چکا تھا۔ درحقیقت یہ وہ لمحہ تھا جب وہ اس مشن کے لئے تیار تھا۔

יהוה خُدا کا نام

"خُدا نے موسیٰ سے کہا میں جو ہوں سو میں ہوں۔ سو تو بنی اسرائیل سے یوں کہنا کہ میں جو ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے" (خروج 14:3)۔

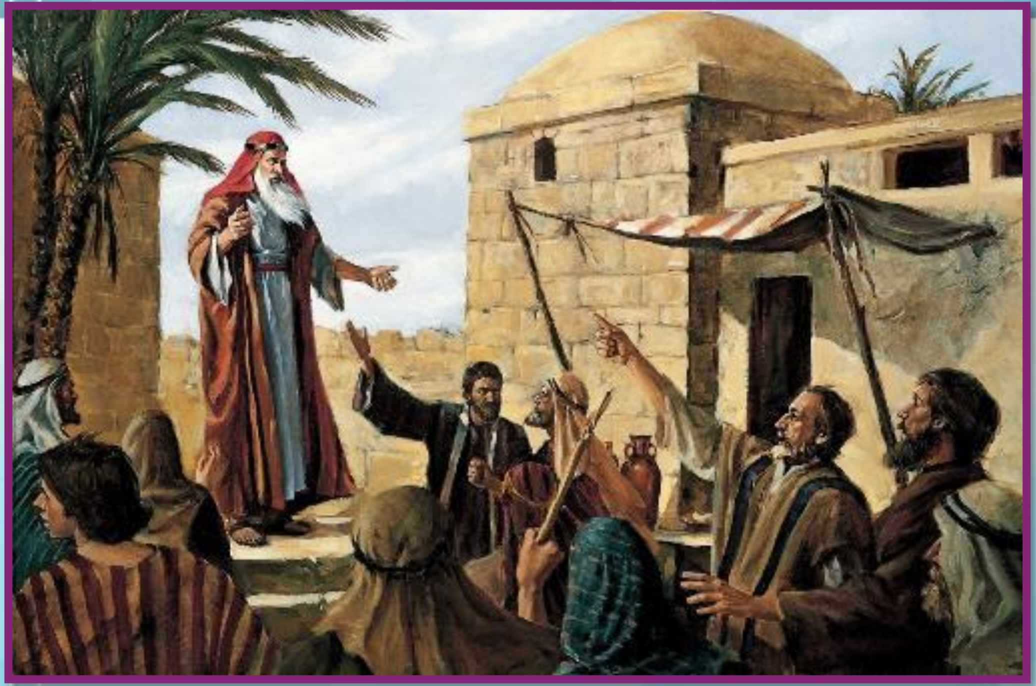

ہر مصری دیوتا کا نام ہوتا تھا، لیکن بنی اسرائیل خُدا قادر مطلق کی پرستش کرتے تھے (خروج 3:6)۔ صدیوں کی مصری آلودگی کے بعد، بنی اسرائیل اپنے نجات دہندہ کا نام جاننا چاہتے تھے (خروج 3:13)۔

چونکہ اُس زمانے میں نام کسی شخص کے کردار سے جڑا ہوتا تھا، خُدا اپنا تعارف اپنی ایک اہم صف کے ساتھ کرتا ہے: خُدا ابدی ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہی ہے "میں ہوں" (خروج 14:3)۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نام کا تلفظ ختم ہو گیا۔ خُدا نے بھی اس کی اجازت دی کیونکہ جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ خود نام نہیں بلکہ اس کی شخصیت ہے۔ وہ ہماری ضروریات کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ ہم اُسے چرواہا، شافی، قادر، باپ اور محبت کہہ سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ خُدا ہماری قربت، قابل رسائی، ضروری اور قریبی دوستی چاہتا ہے۔

مشن کو پورا کرنا

بہانے اور مزید بہانے

"تب اُس نے کہا کہ اے خُداوند میں تیری منت کرتا ہوں کسی اور ہاتھ سے جسے تو چاہے یہ پیغام بھیج" (خروج 13:4)۔

اس سے پہلے کہ موسیٰ تسلیم کرے کہ وہ اُس مشن کو نہیں کرنا چاہتا جس کا بھروسہ خُدا نے اُس پر کیا ہے۔ موسیٰ نے اس پیشکش کو مسترد کرنے کے چار کامل بہانے پیش کیے تھے۔ ہر بہانے کا جواب خُدا نے وعدے کے ساتھ دیا۔

"میں کون ہوں"(11:3)۔	"میں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا" (12:3)۔	خُدا کی دی ہوئی بلاہٹ کو پورا کرنے کی ہم میں کوئی قوت نہیں۔ بلکہ اس حقیقت میں ہے کہ خُدا ہمیں طاقت دیتا ہے۔ وہ اُسی طرح ہمارے ساتھ ہو گا جسے وہ موسیٰ کے ساتھ تھا۔
"اُس کا نام کیا ہے" (13:3)۔	"میں جو ہوں سو میں ہوں" (14:4)۔	خُدا سچا، ابدی اور ذاتی ہے؛ وہ وعدہ کرتا ہے ہمیشہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ قابل اعتماد
"وہ تو میرا یقین ہی نہیں کریں گے نہ میری سنیں گے (1:4)۔	"ان معجزات کی بنا پر وہ تیرا یقین کریں گے (5:4)۔	خدا نے موسیٰ کو معجزات کرنے کی طاقت دی، اور اس نے لوگوں کے دلوں میں کام کیا کہ وہ ان معجزات پر یقین کریں۔ یسوع نے بھی ہمارے لیے ایسا ہی کرنے کا وعدہ کیا تھا (مرقس 17:16، 18)۔
"میں فصیح نہیں" (10:4)۔	"تجھے سکھاتا رہوں گ کہ تو کیا کیا کہے" (12:4)۔	جس نے زبان کو تخلیق کیا وہ ضروری وقت پر ضروری الفاظ نہیں دے گا (خروج 11:4؛ لوقا 12: 11۔12)۔

آخر کار خُدا نے موسیٰ سے کہا "تیرے بہانے بہت ہو چکے: تو یہ کام کر سکتا ہے اور تو یہ کام کرے گا(خروج 4: 14۔17)۔

مصر کو واپسی

"اور راستہ میں منزل پر خُداوند اُسے ملا اور چاہا کہ اُسے مار ڈالے" (24:4)۔

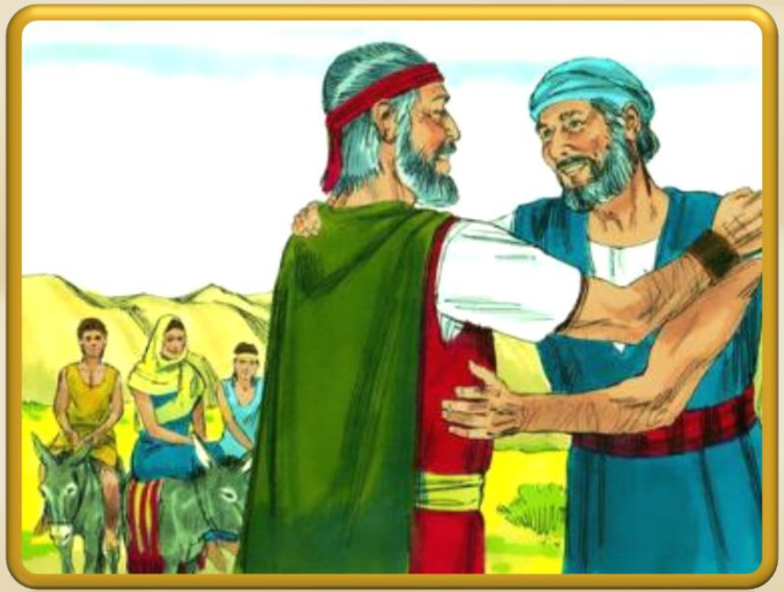

مصر جانے کے لئے موسیٰ نے پہلا قدم اُٹھایا کہ اُس نے اپنے سسُر سے جانے کی اجازت لی (خروج 18:4)۔ اپنے خاندان کے ساتھ اُس نے سفر کا آغاز کر دیا (21:4)۔ لیکن کسی بات نے اُسے حیران کر دیا کیونکہ راستے میں خُدا اُسے مار دینا چاہتا تھا (خروج 24:4)۔

صفورہ جانتی ہے کہ کیا ہو رہا ہے، اور اُس نے ضروری اقدم اُٹھایا تا کہ موسیٰ کی موت واقع نہ ہو۔ اُس نے اپنے بیٹے کا ختنہ کر دیا (خروج 25:4)۔

موسیٰ نے اپنی بیوی سے متاثر ہو کر اپنے بیٹے کا ختنہ نہیں کیا تھا۔ لہذا وہ عہد کی ان شرائط کی نافرمانی کر رہا تھا جو خُدا نے ابرہام کے ساتھ کیا تھا (پیدائش 10:17)۔
واضح الہیٰ حکم کی تعمیل کرنے سے شعوری انکار نے موسیٰ کو لوگوں کی قیادت کرنے سے نااہل کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ خُدا کا مشن پورا کرے اُسے اس صورت حال کا تدارک کرنا تھا۔

"ایک آدمی اُس وقت طاقت اور استعداد حاصل کرے گا جب وہ ان ذمہ داریوں کو قبول کرتا ہے جو خدا اس پر ڈالتا ہے، اور اپنی پوری جان سے اپنے آپ کو اس قابل بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ ان کو صحیح طریقے سے انجام دے گا، خواہ اس کی حیثیت کم ہو یا اس کی صلاحیت محدود ہو، وہ شخص حقیقی عظمت کو حاصل کرے گا جو خدا کی طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے، اپنے کام کو وفاداری کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس طرح کے کام کے لیے اپنی پوری نااہلی کو ظاہر کر دیتا ہے کہ ایک آدمی اپنی کمزوری کو محسوس کرتا ہے، کم از کم اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے اس کام کی وسعت کا احساس ہے، اور وہ خدا کو اپنا مشیر اور اپنی طاقت بنائے گا"

EGW (Patriarchs and Prophets, p. 255)